بیعت

کی

اہمیت وافادیت

اور

خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز

کی قبلہ پیرِ و مرشد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ صاحب

پر خصوصی کرم نوازی کے مختصر حالات

ناشر

غفاریہ ٹرسٹ حیدرآباد رجسٹرڈ

۳۱۷/ C یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد

(سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت سلطان العارفین قبلہ خواجہ عبد الغفار علی شاہ صاحب مدظلہ العالی ضلع الہ آباد تحصیل سراتھو، ڈاکخانہ کرہا مقام اسمٰعیل پور میں پیدا ہوئے آپ ۱۹۴۵ء سے ڈاکٹری کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ قبلہ سلطان العارفین وارثِ علوم النبیین فی فانی الذات سبحانی اعلحضرت خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قادری، چشتی، نقشبندی، ابوالعلائی جہانگیری حسنی کے خلیفہ مجاز اور مقرر کردہ مسند نشین ہیں۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں خدا داد ذہانت اور عظیم روحانی استعداد کی بدولت آپ نے علوم شریعت پر عمل کر کے بلند و بالا روحانی مدارج طے کئے اور شیخ کامل اور اکمل کے رتبہ پر پہنچ کر ہدایت خلق میں مشغول ہیں۔ آپ ۱۹۶۳ء سے رشد و ہدایت میں مشغول ہیں۔ اور آج برصغیر پاک و ہند میں ہزاروں مریدین، خلفاء اور معتقدین آپ کے نورانی فیض سے فیضیاب ہیں اور راہ سلوک میں علم و معرفت کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ آپ کی تصانیف میں "طریقۂ عرفانِ الٰہی" "طریقۂ ایصال ثواب" "قوالی

"قوالی کی اہمیت وافادیت" اور "حقیقتِ سماع"
اور زیرِ طبع کتاب "حقائق تصوّف" اس کے علاوہ
آپ کی مختلف دینی مسائل پر تصانیف ابھی زیرِ طبع
ہیں انشاء اللہ بہت جلد منظرِ عام پر آئیں گی۔ اس سلسلہ
عالیہ یعقوبیہ میں کتابیں تصنیف و تالیف کرنے کا اعزاز
ابھی تک صرف قبلہ پیر و مرشد ہی کو حاصل ہے۔ یوں تو
دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ
العزیز کے کثیر تعداد میں خلیفہ مجاز ہے اور پاکستان کے
مختلف حصوں میں دین کا کام کر رہے ہیں لیکن قبلہ پیر و
مرشد کو دادا پیر خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس
سرہٗ العزیز نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنا مسند نشین
مقرر کیا اور ساتھ ہی اور خصوصی انعامات سے نوازا
جسکی مختصر تفصیل ہم تحریر کر رہے ہیں۔ قیام پاکستان
کے بعد پاکستان میں آئے ہوئے بزرگوں میں دادا پیر
قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز
کی شخصیت روز روشن کی طرح عیاں ہے آپ کی محبت
اور اخلاق کا یہ عالم تھا کہ مرید ہو یا غیر مرید جو بھی
آپ سے ایک مرتبہ ملاقات کر لیتا وہ آپ کا شیدا ہو جاتا
یہ ہی ولیٔ کامل کی پہچان ہے۔ دادا پیر دینی ہو یا دنیاوی

جو بھی فیصلہ کرتے تھے خلفاء حضرات اور مریدین سے
رائے ضرور لیا کرتے تھے یہ بھی آپ کے اوصاف کاملہ
کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ آپ کا قیام پہلے بکرا پڑی
کراچی میں تھا اور آپ وہیں سے درس و تدریس
کیا کرتے تھے۔ پھر آپ نے حسن مصطفےٰ ٹاؤن رفاہ
عام سوسائٹی ملیر ہالٹ کراچی میں آستانہ عالیہ کی بنیاد
ڈالی اور یہاں قیام پذیر ہوئے۔ آستانہ عالیہ یعقوبیہ
ملیر ہالٹ پر ہر جمعرات کو باقاعدگی سے حلقہ ذکر ہوتا تھا
حلقہ ذکر قبلہ دادا پیر خود کراتے تھے۔ یوں ہی یہ سلسلہ
چل رہا تھا کہ اچانک ایک جمعرات کو دادا پیر قبلہ خواجہ
محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز نے
ازراہ محبت و شفقت قبلہ پیر و مرشد صوفی ڈاکٹر
عبدالغفار علی شاہ صاحب کو حکم دیا کہ آج سے اس
آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر حلقۂ ذکر تم کراؤ گے
یہ حکم حلقہ ذکر میں موجود تمام خلفاء حضرات اور مریدین
کی موجودگی میں دیا اور ساتھ ہی جو لوگ آستانہ عالیہ
یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر رہائش پذیر تھے اور آستانہ
عالیہ کا کام سرانجام دیا کرتے تھے ان کو تاکید فرمائی کہ
آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ

صاحب کے علاوہ کوئی ذکر نہیں کرائیں گے۔

قبلہ پیر و مرشد نے حکم کی تعمیل کی اور باقاعدگی سے ہر جمعرات کو آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر حلقہ ذکر کرانا شروع کر دیا وقت اسی طرح گذر رہا تھا کہ پھر ایک جمعرات کو دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز اپنی مسند چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور ازراہِ محبت و شفقت و مہربانی خاص کی کہ قبلہ پیر و مرشد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ کو اپنی مسند پر بیٹھنے کا حکم دیا، قبلہ پیر و مرشد پاسِ ادب سے مسند پر تھوڑا ترچھا ہو کر بیٹھ گئے۔ دادا پیر نے قبلہ پیر و مرشد کو دوبارہ حکم دیا کہ ادب پر حکم کو فوقیت ہے جس طرح میں بیٹھتا ہوں میری گدی پر اسی طرح بیٹھو، اس جمعرات کو بھی حلقہ ذکر میں آنے والے خلفاء حضرات اور مریدین کی ایک کثیر تعداد آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر موجود تھی۔

اس طرح حضرت قبلہ پیر و مرشد دادا پیر کے حکم سے آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر آپ کی مسند پر بیٹھ کر ہر جمعرات کو حلقۂ ذکر کراتے رہے۔

یوں ہی وقت گذر رہا تھا کہ ایک دن حضرت قبلہ پیرو مرشد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ صاحب کے کچھ پیر بھائی جن میں سے کچھ حضرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

ماسٹر ریاض صاحب اُن کے بھائی فیض الحسن صاحب صوفی ممتاز صاحب، صوفی شرف الدین صاحب، جمال صاحب۔ عبدالشکور صاحب، قاسم صاحب۔ غرض ۲۰ یا ۲۵ آدمیوں پر مشتمل یہ افراد ایک وفد کی صورت میں دادا پیر حضرت قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ جب آپ نے اپنے حقیقی بھائی خواجہ محمد ایوب علی شاہ کو آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ کا سجادہ نشین بنا دیا ہے تو اب صوفی ڈاکٹر عبدالغفار آپ کی مسند پر بیٹھ کر آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر حلقۂ ذکر کیوں کراتے ہیں۔ اور نہ جانے کیا کیا باتیں کی ہوں واللہ عالم بالثواب یہ بدھ کا روز تھا۔ دوسرے دن یعنی جمعرات کو جب قبلہ پیرو مرشد آستانہ عالیہ یعقوبیہ پر حلقۂ ذکر کرانے کے لئے پہنچے تو دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز نے قبلہ پیرو مرشد سے کہا کہ کل یہ حضرات میرے پاس آئے تھے ان کو شکایت ہے کہ سجادہ نشین کے

ہوتے ہوئے تم آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر ہماری مسند پر بیٹھ کر حلقۂ ذکر کیوں کراتے ہو، اُن کے نام پچھلے صفحے پر درج ہیں۔

غرض کہ دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز نے قبلہ پیر و مرشد کو حکم دیا کہ آستانہ عالیہ یعقوبیہ میں جتنے بھی لوگ حاضر ہیں سب کو بلا کر لاؤ حضرت قبلہ پیر و مرشد نے حکم کی تعمیل کی اور تمام خلفاء حضرات اور مریدین جو اس وقت آستانہ عالیہ یعقوبیہ میں موجود تھے سب کو دادا پیر کے سامنے حاضر کر دیا جن میں سے کچھ حضرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

صوفی جمیل احمد صاحب۔ صوفی منوّر صاحب۔ صوفی بالو صاحب۔ صوفی عمر دراز صاحب۔ صوفی عبدالرزاق صاحب۔ صوفی شکر دین صاحب۔ صوفی دڈا صاحب سکھر والے۔ صوفی ببّے صاحب ملیر کالونی والے صوفی یامین صاحب وغیرہ وغیرہ۔ غرض ایک کثیر تعداد میں خلفاء اور مریدین تھے۔ دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت فرمایا کہ "میں پیر ہوں میں بہتر جانتا ہوں کہ کون کیسا ہے یہ میرا سلسلہ ہے، میں مالک ہوں میں

جس کو بہتر سمجھوں آج اپنی گدی پر بٹھادوں آپ لوگوں کی کیا مرضی ہے۔ تمام خلفاء حضرات اور مریدین جو بھی وہاں موجود تھے سب نے کہا سرکار آپ کی مرضی، آپ پیر ہیں۔ اس بات کا تمام خلفاء حضرات اور مریدین سے تین ۳ مرتبہ اقرار لیا۔ اقرار لینے کے بعد قبلہ پیرو مرشد صوفی ڈاکٹر عبد الغفار علی شاہ صاحب کو حکم دیا کہ "جاؤ میری گدی پر یعنی (مسند) پر بیٹھو جس طرح میں بیٹھتا ہوں اور آج سلسلے کو تمہارے سپرد کرتا ہوں تم میری جگہ پر ہو اور اب یہ فیصلہ روز روز نہیں بدلے گا۔ اور آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر گدی لگانے والے حضرات کو تاکید فرمائی کہ اس آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر جو مسند میرے لئے لگائی جاتی رہی اُسی طرح اور وہی مسند صوفی ڈاکٹر عبد الغفار کے لئے لگائی جائے"

اب رہی یہ بات کہ سجادہ نشین اور تمام خلفاء حضرات کے ہوتے ہوئے دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نے ایسا کیوں کیا؟ تو فقیر کے راز کو فقیر ہی جانتا ہے۔ پیر سلسلہ کا مالک ہوتا ہے جو فیصلہ کریں وہ سب کے لئے قابلِ قبول ہے۔

اور یہ ہر اہل طریقت کو پتہ ہے کہ پیر کا حکم ہر حکم پر مقدم ہوتا ہے ۔ یہ سب دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز نے قبلہ پیر و مرشد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ صاحب پر خصوصی کرم نوازیاں اور خصوصی عنایتیں فرمائیں ۔ یہ سب کرم بالائے کرم ہے ۔ جسے پیا چاہے وہ سہاگن کہلائے ۔

کثیر تعداد میں خلفاء ہونے کے باوجود بھی آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر ذکر کرانے کا اعزاز آپ کی حیات مبارکہ میں آپ کی گدی پر یعنی (مسند) پہ بیٹھنے کا اعزاز ۔ آپ کو سلسلہ سپرد کرنے کا اعزاز صرف پیر و مرشد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ صاحب کو ہی حاصل ہے ۔ یہاں پر ہم مزید ایک محفل کا ذکر تحریر کر رہے ہیں تاکہ بات اور واضح اور عیاں ہو جائے ۔

حضرت قبلہ دادا پیر خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کی حیات مبارکہ میں ایک محفل ملیر کینٹ دھوبی گھاٹ میں ہوئی جس کی نمایاں کارکردگی صوفی شکر دین صاحب اور محمد شفیع صاحب نے کی دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز طبیعت خراب ہونے کے باوجود بھی ایک[1] بجے رات

تک آپ نے محفل کرائی۔ ایک بجے رات کو قبلہ پیرومرشد
صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ صاحب کو بلا کر حکم دیا
کہ محفل کراؤ۔ اس وقت بھی کثیر تعداد میں خلفاء حضرات
اور مریدین موجود تھے۔ تمام خلفاء حضرات کے ہوتے
ہوئے بھی دادا پیر نے قبلہ پیرومرشد ہی کو محفل کرانے
کا حکم دیا۔ اور قبلہ پیرومرشد نے ایک بجے رات
سے ۳ بجے رات تک محفل کرائی، اس میں بابو قوال
پڑھ رہے تھے اور یہ دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ
صاحب قدس سرہٗ العزیز کی آخری محفل تھی۔ آپ کی
حیاتِ مبارکہ سے وصال کے ایک سال بعد تک آستانہ
عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر قبلہ پیرومرشد ہی ذکر کراتے
رہے۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی دادا پیر کے خالو جناب
عبدالرّب صاحب آستانہ عالیہ تشریف لاتے تھے
تو وہ بھی قبلہ پیرومرشد کے ساتھ گدی پر بیٹھ کر حلقہ
ذکر میں شمولیت کرتے تھے۔ جب دادا پیر قبلہ خواجہ
محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کا پہلا
عرس مبارک ہوا تو سجادہ صاحب نے کہا کہ اب آستانہ
عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر میں ذکر کراؤں گا۔ اس کے
بعد سے قبلہ پیرومرشد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ

صاحب نے آستانہ عالیہ D-3/76 ملیر ٹنکی میں قائم کیا۔ وہیں سے سلسلہ کو فروغ حاصل ہونا شروع ہوا۔ اور آپ کی دن رات کی انتھک محنت اور دادا پیر کی خصوصی کرم نوازیوں کی وجہ سے سلسلہ کو روز بروز فروغ حاصل ہوا۔ جو روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

سلسلہ کو فروغ کی وجہ سے جب جگہ کی تنگی ہوئی تو آپ نے مدینہ کالونی ملیر کھوکھراپار کالونی متصل جامع مسجد مدنی میں آستانہ عالیہ کی بنیاد ڈالی اور یہیں سے اب آپ رشد و ہدایت و تبلیغ کی اشاعت کر رہے ہیں۔

مسند نشینی کی مزید وضاحت

۱۹۹۰ء میں جب ہم عرس مبارک خواجہ معین الدین چشتی میں شرکت کے لئے صوفی رمضان صاحب کے یہاں قبلہ پیر و مرشد کے ساتھ گئے تو اپنے ساتھ کافی تعداد میں کتاب "طریقۂ عرفان الٰہی" لے کر گئے تاکہ دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ قدس سرہٗ العزیز کے خلفاء حضرات اور اہل ذوق حضرات کو یہ کتابیں تقسیم کی جائیں جب یہ کتابیں تقسیم کی گئیں تو سب حضرات نے خوشی خوشی

قبول کیں لیکن صوفی ممتاز صاحب فریدی اور صوفی امیر علی صاحب نے اس کتاب میں جو لفظ مسند نشین لکھا ہوا تھا اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں حضرت قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب نے کسی کو بھی اپنا نشین عام یا خاص بنایا ہی نہیں اور جس نے بھی یہ بات لکھی ہے یا لکھتا ہے غلطی پر ہے اس کے بعد یہ دونوں حضرات اس سلسلہ عالیہ کے سجادہ نشین حضرت ایوب علی شاہ کے پاس گئے اور ان سے عرض کی کہ جب اس سلسلہ میں کوئی مسند نشین نہیں ہے تو صوفی ڈاکٹر عبد الغفار علی شاہ نے اپنی کتاب "طریقہ عرفان الہیٰ" میں لفظ مسند نشین کیوں لکھا ہے۔ سجادہ صاحب نے قبلہ پیر و مرشد کو بلایا اور کہا کہ ان دونوں حضرات کو یہ اعتراض ہے آپ اس کی وضاحت کریں، اس بات پر قبلہ پیر و مرشد نے جواب دیا کہ یہ دونوں حضرات یعنی صوفی امیر علی صاحب اور صوفی ممتاز صاحب فریدی ملازمت کی مصروفیات کی وجہ سے ذکر و اذکار میں شمولیت نہیں کر پائے۔ اگر یہ ہوتے تو ان کو اعتراض نہ ہوتا جس طرح اور لوگوں کو اعتراض نہیں اس لئے اس بات کی وضاحت اور تفصیل صوفی جمیل احمد صاحب بتائیں گے۔ جنہوں نے یہ لفظ مسند نشین

لکھوایا ہے ۔ غرض کے صوفی جمیل احمد صاحب کو سجادہ
صاحب نے بلوایا اُس وقت دادا پیر قبلہ خواجہ
محمد یعقوب علی شاہ صاحب کے پیر بھائی، صوفی محبوب
صاحب شہزادپور والے بھی اس محفل موجود تھے اسکے
ساتھ ساتھ دادا پیر کے خلفاء حضرات کی ایک کثیر
تعداد تھی۔ جن میں سے کچھ حضرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں
صوفی یوسف صاحب یعقوبی عرف منے میاں ملتان والے
صوفی یونس صاحب ، صوفی رمضان صاحب ۔ صوفی
ممتاز صاحب ۔ صوفی ہاشمی صاحب ، صوفی امیر علی صاحب
صوفی چراغ الدین صاحب ، صوفی عبدالرزاق صاحب
کے صاحبزادے صوفی عبدالوہاب تھے ۔ غرض عرس
کی محفل ہونے کی وجہ سے کثیر تعداد میں خلفاء اور
صوفی حضرات موجود تھے ۔ جن کے سامنے چچا پیر
صوفی جمیل احمد صاحب نے وضاحت کی اور تفصیل
بتلائی کہ "ایک جمعرات کو جب آستانہ عالیہ یعقوبیہ پر کثیر تعداد میں خلفاء اور
مریدین موجود تھے جن میں سے کچھ حضرات کے نام
پچھلے صفحے میں درج ہیں ان تمام لوگوں کی موجودگی
میں قبلہ پیرو مرشد خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب
نے موجود خلفاء حضرات اور مریدین کو مخاطب کر کے

فرمایا: "کہ میں پیر ہوں، یہ میرا سلسلہ ہے
میں مالک ہوں، میں جس کو بہتر سمجھوں آج
اپنی گدی پر بٹھادوں کہو آپ لوگوں کی کیا
مرضی ہے یہ سُن کر تمام خلفاء اور مریدین
جو وہاں موجود تھے سب نے کہا سرکار
آپ کی مرضی آپ پیر ہیں۔ اس بات کا تین
بار اقرار لینے کے بعد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی
شاہ کو حکم دیا کہ جاؤ میری گدی پر بیٹھو
جس طرح میں بیٹھتا ہوں اور آج سے سلسلے
کو تمہارے سپرد کیا"

یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا
اور اس وقت جو بھی لوگ وہاں موجود تھے اس بات
کے شاہد ہیں۔ آپ لوگوں کو لفظ مسند نشینی پر کیا اعتراض
ہے۔ میں نے کوئی بھی بات اپنے پاس سے نہیں لکھوائی
جو میرے پیر و مرشد نے حکم صادر فرمایا اور میں نے
اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا وہ ہی لکھوایا
ہے۔ صوفی جمیل احمد صاحب کی بات کو سب نے تسلیم
کر لیا اور اس بات کی تصدیق کی کہ صوفی جمیل احمد صاحب
نے جو کچھ کہا وہ سچ کہا ہے۔ یہ تمام واقعات اور تفصیلات

دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کی حیاتِ مبارکہ کے ہیں لیکن ایک مرتبہ پھر ۱۹۹۰ء کی اس عرس کی محفل میں یہ تمام واقعات اور تفصیلات کی تمام حضرات کے سامنے دوبارہ یاددھانی ہوگئی، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی اور واضح ہوگئی کہ دادا پیر قبلہ خواجہ محمد یعقوب علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز نے قبلہ پیرو مرشد صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ صاحب کے علاوہ کسی کو بھی آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ کی حدود میں کسی کو بھی اپنی مسند پر نہیں بٹھایا۔ اور اگر اس سلسلے میں کوئی اور مسند نشین ہوتا آج اس عرس کی محفل میں اس کا بھی ذکر ہوتا۔ کیونکہ جناب صوفی ممتاز صاحب فریدی اور صوفی امیر علی صاحب نے تو پہلے ہی سب کی موجودگی میں یہ کہہ دیا تھا کہ اس سلسلے میں دادا پیر نے کسی کو بھی اپنا مسند نشین عام یا خاص بنایا ہی نہیں۔ یہاں عرس کی محفل میں تمام موجود حضرات کے سامنے ذکر تو صرف قبلہ پیرو مرشد ہی کا تھا جسکی وضاحت چچا پیر صوفی جمیل احمد صاحب نے تمام حضرات کے سامنے کردی اور جس کو سب لوگوں نے تسلیم کرلیا یہ ہی بات

پہلے ہمارے چچا حضرات نے ہم کو بتلائی ہمارے پیر و مرشد کے متعلق۔ جن میں چچا صوفی جمیل صاحب، صوفی منور صاحب ہی نہیں بلکہ صوفی بباؔ صاحب ملیر کالونی والے جو میرے قریب رہتے تھے انہوں نے بھی یہ ہی تفصیل بتلائی پیر و مرشد کے لئے۔ یہاں تک کہ جب ہم ملتان عرس مبارک میں شرکت کیلئے گئے چچا صوفی یوسف صاحب عرف منے میاں کے یہاں گئے وہاں پر سب لوگوں کے سامنے چچا صوفی ڈداؔ صاحب سکھر والوں نے بھی یہ ہی تفصیل پیر و مرشد کے متعلق بتلائی۔ اور صوفی ڈداؔ صاحب آستانہ عالیہ یعقوبیہ ملیر ہالٹ پر گدی لگایا کرتے تھے۔ اس کی مزید تصدیق اب چچا صوفی رمضان صاحب کے یہاں عرس مبارک ۱۹۹۰ء میں تمام موجود حضرات کے سامنے ہو گئی۔ اس عرس مبارک میں ہمارے پیر بھائیوں کی بھی کافی تعداد موجود تھی جن میں نمایاں نام صوفی یونس صاحب صوفی طاہر صاحب صوفی خلیل صاحب، صوفی خالد صاحب۔ صوفی سلیم صاحب صوفی مشتاق صاحب۔ صوفی عابد صاحب وغیرہ وغیرہ ہم سب پیر بھائیوں نے ان تمام واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا اس لئے ان تمام وضاحت اور روشن دلیل کے بعد اب مزید کسی ثبوت کی گنجائش

نہیں رہی جس طرح سورج کو سورج کہنا پڑتا ہے اگر کچھ لوگ نہ مانیں اس کی کوئی دلیل نہیں یوں تو ہر شخص اپنے گھر کا سربراہ ہوتا ہے اور ہر سربراہ اپنے گھر کا مالک ہوتا ہے اسی طرح ہر خلیفۂ مجاز اپنے سلسلہ کا مالک ہوتا ہے اور اپنے سلسلہ کا مسند نشین بھی لیکن دادا پیر نے صرف قبلہ پیر و مرشد کے علاوہ کسی کو بھی اپنا مسند نشین نہیں مقرر کیا۔ اس تحریر خاص کا مقصد بھی ہے کہ جن حضرات کو اس کا علم نہیں صحیح طور پر آگاہی ہو جائے۔ ان تمام حقائق کی موجودگی میں جن کی تفصیلات اور وضاحت ہو چکی جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں اس کے باوجود بھی جو پیر کے حکم کو نہیں مانتا۔ پیر کے حکم اور باتوں پر اعتراض کرتا ہے وہ خلیفہ یا مرید اپنا فیصلہ خود کریں کہ پیر کے حکم پر اعتراض کرنے والا کون ہوتا ہے۔ لہٰذا آخر میں اللہ تعالیٰ سے اسکے حبیب کے صدقے میں التجا ہے کہ ہم سب کو اپنے قلب و نظر میں وسعت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور محبت، وحدت اور یک جہتی کے نور سے مالا مال کرے اور اپنے مرشد کی سچی سچی محبت اور اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ۔

اسی لئے ہم نے سب خلفاء اور پیر بھائیوں سے مشورہ کر کے اس کو ضبط تحریر کیا تاکہ ان حقائق سے ہمارے پیر بھائی اور سلسلے کے لوگوں کی آگاہی ہو جائے

فقط

پیر طریقت رہبر شریعت اعلی حضرت
صوفی ڈاکٹر عبد الغفار علی شاہ صاحب
کے خلیفۂ مجاز۔ خاکپائے مرشد
صوفی محمد خالد غفاری

بیعت کا ثبوت قرآن شریف سے

آیت: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا

ترجمہ:۔ اے محبوب بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی ذات پر ہوگا اور جس نے ایفاء کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تو وہ اس کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

(پارہ ۲۶ سورۃ فتح آیت ۱۰)

بیعت کا حدیث شریف سے ثبوت

حدیث شریف:۔ حضرت ولید بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی

ہر بات سنیں گے خواہ خوشی کی ہو یا غمی۔ اور حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے۔ اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور اللہ کے معاملہ میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(بخاری شریف جلد سوئم کتاب الاحکام)

اولیاء کرام اور مشائخ عظام کی بیعت درحقیقت بعینہٖ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت ہے۔

(حوالہ تفسیر روح البیان پارہ ۲۶ صلا۲۶)

بیعت کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جب دین کی دعوت دی تو کہا کہو لا اِلٰہ اِلَّا للہ محمد رسول اللہ
ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں جو شخص دین کی دعوت کو قبول کر لیتا اور کلمۂ طیّبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ کی

رسالت کا اقرار کر لیتا تو مسلمان ہو جاتا تھا۔ پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیتے تھے
اطاعتِ الٰہی اور استقامت دین یعنی پیروی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے کرنے
کے لئے تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور مسلمان ہونے
والا اللہ کا محبوب و مقبول ہو جائے ۔

بیعت سے اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ :-
یقیناً اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان مومنین سے جب
وہ بیعت کر رہے تھے آپ کی اُس درخت کے نیچے۔
پس جان لیا اس نے جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس
اتارا اس نے اطمینان کو ان پر (سکون)
(پارہ ۲۶ سورہ فتح آیت ۱۸)

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت
کرتے تھے یعنی اپنی جان عزیز کو اللہ تعالیٰ کی محبت
میں اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیچ دیتے تھے۔ یہ سلسلہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابۂ کرام اور اولیاء
کرام کے ذریعہ اب بھی جاری ہے اور اس کے لئے

لوگ جب تمام سنتوں پر عمل کرتے ہیں اور وہ سب
جاری ہیں اسی لئے بیعت کا طریقہ بھی جاری ہے۔
جو لوگ اپنی جان عزیز کو اللہ کی راہ میں بیچ دیتے
ہیں وہ اللہ کے مقبول و محبوب ہو جاتے ہیں۔
قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ:۔
اور لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو بیچ ڈالتے ہیں
جان عزیز کو اللہ کی رضا یعنی خوشنودی حاصل کرنے
کے لئے اور اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندوں پر بہت ہی
مہربان ہے۔
(پارہ ۲ سورہ البقرہ آیت ۲۰۷)

ضرورتِ شیخ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے
بعد خلفاء راشدین اور پھر تابعین۔ تبع تابعین اور
اولیاء کرام، مشائخ عظام اور علماء کرام سب ہی بیعت
ہوئے اور سلسلۂ طریقت یعنی روحانی سلسلہ برابر
چلا آرہا ہے اسی سلسلہ میں یہ حدیث شریف درج کی
جارہی ہے
حدیث شریف:۔ طُوبیٰ لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوبیٰ لِمَنْ

رَاٰنِیْ مَنْ رَاٰنِیْ ترجمہ :۔ خوشخبری اسے جس نے مجھے دیکھا اور خوشی ہو اسے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔

(حوالہ یہ حدیث کتاب قادری نامہ حصہ دوئم صہ ۵۸ پہلا ایڈیشن سے نوٹ کی ہے یہ کتاب حافظ قاری شاہ غلام رسول صاحب قادری مسجد سولجر بازار کراچی)

اسی اولیاء کرام اور مشائخ عظام ایک دوسرے کو دیکھتے اور سنت نبوی پر علمی اور عملی طور پر اپنے شیخ کے بتلائے ہوئے طریقہ پر عمل کر کے کامیاب ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔

مرتبہ شیخ

حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم چاہو تو تمہارے سامنے قسم کھا کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہی افراد محبوب ہیں جو اس کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے جذبے کو بیدار کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل

ہوتے ہیں ۔ (حوالہ عوارف المعارف باب ۱۰)
حدیث شریف : اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ
ترجمہ :۔ مرشد اپنی قوم میں (یعنی مریدوں) میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی اُمّت میں ۔ (یہ حدیث شریف مشائخ عظام کی بہت کتابوں میں درج ہے ۔

شیخ کی اہمیت

مرید اگر شیخ سے کچھ سیکھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسے شیخ پر یقین راسخ اور پختہ اعتماد ہو کہ دنیا میں میرے شیخ سے بزرگ اور کوئی شیخ نہیں ۔ اس اعتماد سے اس کو اپنے اصل مقصد میں فائدہ حاصل ہوگا اللہ کے حضور میں اس کو قبولیت حاصل ہوگی اور جو کچھ وہ پیر کی خدمت انجام دے رہا ہے اللہ اس کو آفات سے محفوظ رکھے گا اور جو معاہدۂ ارادت اس کو خطرات سے بچائے گا ۔ پیر کی زبان سے وہی بات نکلے گی جو اسکے لئے مناسب ہوگی مرید کو چاہئے کہ شیخ کی مخالفت کسی حال میں نہ کرے مشائخ کی مخالفت مریدوں کے حق میں زہرِ قاتل ہے اس لئے نہ صراحتاً مخالفت کرے

اور نہ کسی تاویل کے ساتھ۔ مرید کو لازم ہے کہ کوشش کرے شیخ سے اپنا کوئی راز اور اپنی کوئی حالت پوشیدہ نہ رکھے نہ شیخ کے حکم کی کسی کو اطلاع دے۔ مرید کیلئے کسی حال میں یہ جائز نہیں کہ امر ممنوعہ کی رخصت کا شیخ سے طلب گار نہ ہو یعنی جس امر کی ممانعت ہو اس کی اجازت شیخ سے نہ چاہے یہ مرید کے لئے جائز نہیں اور اللہ کی جس نافرمانی کو ترک کر چکا ہے اس کی طرف دوبارہ نہ آئے یہ گناہِ کبیرہ ہے۔ اہلِ طریقت کی نظر میں یہ مریدی کی شکست اور اس طور طریقہ سے ارادت میں کمزوری آجاتی ہے اس لئے غلط ماحول اور بری صحبتوں سے بچنا چاہیئے اس راہ میں بری صحبتوں سے نہ بچنے سے ارادتِ فسخ فسخ ہو جانے کا احتمال ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ " ہبہ " کی کوئی چیز کو دوبارہ واپس لینے والا اس کتے مانند ہے جو منہ سے تغذا الٹ کر دوبارہ اس کو کھاتا ہے۔ مرید پر لازم ہے کہ اس کا شیخ اس ادب آموزی کے لئے جو کچھ حکم دے اس کو بجالائے اگر اس سے اس بارے میں کوتاہی ہو رہی ہو تو شیخ کو اس سے آگاہ کر دے تاکہ وہ اس سلسلہ

میں غور و خوض کرے اور مرید کے حق میں توفیق عمل کی دعا کریں۔

(حوالہ کتاب طریقۂ عرفان الٰہی صفحہ ۷۶)

توحید مطلب

توحید مطلب اس کو کہتے ہیں کہ اپنے شیخ کے بارے میں یقین رکھتا ہو کہ دنیا میں اس کے علاوہ مجھ کو مطلوب تک کوئی نہیں پہونچا سکتا اور گو اس زمانے میں دوسرے مشائخ بھی ہوں اور انہیں اوصاف سے متصف بھی ہوں مگر میرا منزل مقصود پر پہونچنا اسی ایک کی بدولت ہوگا۔ سو توحید مطلب سلوک کا بڑا رکن ہے اور جس کو یہ حاصل نہ ہوگا وہ پراگندہ اور پریشان اور ہرجائی بنا پھرے گا اور کسی جنگل میں بھٹکتا ہوا کیوں نہ ہلاک ہو جائے حق تعالیٰ کو بھی اس کی مطلق پروا نہ ہوگی پس مشائخ زمانہ میں ہر شخص کے بارے یہ سمجھنا کہ یہ میری پیاس بجھا دے گا اور مطلب تک پہونچا دے گا سلوک کے لئے مضر ہے بلکہ جس طرح حق ایک اور قبلہ ایک اسی طرح رہبر و شیخ بھی ایک ہی کو سمجھے ورنہ

بربادی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اور اسی پراگندگی میں بہت سے تباہ ہوگئے سو اگر اسکا وسوسہ بھی آیا کہ اس عالم میں پہونچا سکتا ہے تو ضرور شیطان اس پر قبضہ جمائیگا اور لغزش میں ڈال دے گا۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ شیطان کسی پیر کی صورت میں بن کر آئے گا۔ چونکہ اسکا ضعیف قلب ہر شیخ کی طرف رہبری کا یقین کرلیتا ہے اسی لئے شیطان کو پیر بنا ہوا دیکھ کر اس کی طرف بھی جھکے گا اور وہ اس پر اپنا رنگ جما کر ایسا تسلط کرے گا کہ پھر چھٹکارا مشکل ہے۔ غرض کہ اس کو تباہ کرے گا اور ایسے شعبدے دکھلائے گا کہ اس کا عقیدہ باطل پر جما دے گا اور چونکہ توحید مطلب حاصل ہونے پر شیطان کو راہ نہیں ملتی اور وہ اس کے شیخ کی صورت بن نہیں سکتا۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شیخ اپنے مریدوں میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

(حوالہ کتاب طریقہ عرفان الہٰی)

بدبخت کون ہے

حضرت بندہ نواز گیسو دراز رح فرماتے ہیں :
میں تجھ سے صحیح کہتا ہوں اگر تو مجھ سے پوچھے کہ بدبخت کون ہے تو میں کہوں گا جو اپنے پیر کے حکم سے باہر ہو اور جس نے اس کی صحبت ترک کر دی ہو اور اس نے اپنے آپ کو خواہشات اور ہوس کے حوالے کر دیا ہو۔

مثال :- چڑیا کا چھوٹا بچہ جس کو اچھی طرح اڑنا نہیں آتا۔ جب گھونسلے سے نکل جاتا ہے جب زمین پر آتا ہے تو بلی پکڑ کر کھا جاتی ہے یا بچوں کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑنے کی کوشش کرتا ہے تو اسکو چیل یا کوّے پکڑ کر کھا جاتے ہیں۔ اس لئے کہ اڑنے کی تربیت مکمل نہ تھی۔ اسی طرح مرید شیخ سے الگ رہ کر بدبختی و بربادی و پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی لئے مرید کو جس قدر ہو سکے اللہ کی رضا کے لئے صحبتِ شیخ میں زیادہ سے زیادہ رہے۔ تاکہ دونوں جہاں کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو۔

(حوالہ طریقہ اعرفان الہٰی ۸۵)

بیعت واپس نہیں ہوتی

حضرت محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی چنانچہ اعرابی کو مدینہ منوّرہ میں بخار آنے لگا۔ تو اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت واپس کر دیجئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار کر دیا۔

(حدیث بخاری شریف ماخوذ از طریقہ عرفان الٰہی ص۸)

مرتد طریقت

جب کسی عورت کا نکاح کسی مرد سے ہو جائے اور ایک ماہ بعد وہ عورت کہے کہ میں اس نکاح کو نہیں مانتی اور وہ اپنے مرد سے طلاق لئے بغیر دوسرا نکاح کرنا چاہے تو کوئی بھی عالم اس بات کی اجازت نہیں دے گا اور بغیر طلاق کے یہ نکاح درست

نہیں ہو گا۔ اسی طرح جب کوئی کسی سے بیعت ہوتا ہے یعنی مرید ہوتا ہے اللہ کی رضا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے جو بھی فعل کرتا ہے۔ وہ اس کے نامۂ اعمال میں درج ہو جاتا ہے۔ بیعت کے وقت قبول ہی کا معاملہ نہیں ہوتا بلکہ ہاتھ میں ہاتھ دے کر پختہ عہد ہوتا ہے کہ اللہ کے لئے بیعت کرتا ہوں اور پھر اس کے بعد اس بیعت سے منحرف ہوا تو اللہ اور رسول کا منحرف ہوا کیونکہ بیعت شیخ کے ہاتھ پہ ہوتی ہے لیکن شیخ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اللہ اور رسول کی محبت کے لئے کی جاتی ہے اس لئے طریقۃ میں جو مرید بیعت کے بعد اپنے شیخ سے منحرف ہوتا ہے اس کو مرتدِ طریقت کہتے ہیں۔ اس لئے اپنے پیر کو چھوڑ کر دوسری طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیئے۔

اقتباس :۔ لیکن مرید کے لئے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہرگز ہرگز یہ خیال دل میں پیدا نہ ہونے دے کہ موجودہ پیر سے میری ترقی ناممکن ہے اور اس کی رسائی اس مرتبہ سے زیادہ نہیں بلکہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ مرید اپنے پیر کو بہت بڑا کامل سمجھے اور اس بات کا یقین رکھے کہ میرا حصہ حضرت کے یہاں

اسی قدر تھا جو حضرت کے ذریعہ مجھ کو مل گیا کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک سچّا پیر کسی مرید کی ترقی کا خواہاں نہ ہو اور اس کو اپنے مقام و معاملات میں الجھا رکھے ۔ بہرکیف مسئلہ یہ ہے کہ جب مرید نے کسی پیر کی صحبت اختیار کرلی تو بغیر اجازت شیخ اس کی صحبت سے الگ نہیں ہو سکتا اور دوسرے پیر کے یہاں رجوع نہیں کرسکتا ۔ کیونکہ بغیر اجازت یا بطریقِ بطلان اپنے پیر کو چھوڑ کر دوسرے پیر کی طرف رجوع کرے گا تو مرتدِ طریقت ہوگا ۔

(حوالہ طریقہ عرفان الٰہی صہ۸۹)

ہاتھ اور پیر کا بوسہ دینا

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ، ولی یا عالم یا امام نہیں بنایا حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسم سکھائے اور ہر طرح سے ان کو اپنی نبوت کا شرف بخشا اور اپنی صورت اور صفت پر بنایا ۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ : یاد کرو جب تمہارے

رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں ۔ (پارہ ۱ سورہ البقرہ آیت ۳۰)

حدیث شریف :۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت اور صفت پر پیدا فرمایا ۔

(تفسیر روح البیان پارہ ۱ صفحہ ۲۰۱)

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ شرف بخشا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور اپنی روح پھونکی ۔ (پارہ ۲۳ سورہ صٓ آیت ۷۵)

اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو بھی مکرم اور معظم بنایا ۔

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۰)

اولادِ آدم میں انبیاء اور اولیاء سب ہی ہوئے ہیں اور تمام نبیوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں ۔ جب آپ معراج میں تشریف لے گئے تو سارے انبیاء کرام نے آپ کو اپنا امام بنایا اور آپ کی امامت میں نماز ادا کی ۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام ، اولیاء کرام قابلِ تعظیم ہیں ۔

قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ :۔ اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لئے ہے مگر منافق

اس کا علم نہیں رکھتے۔

(پارہ ۲۸ سورہ منافقون آیت ۸)

مومنین سے بڑا درجہ صدیقین یعنی اولیاء اللہ کا ہے اسی لئے یہ بہت ہی زیادہ قابلِ تعظیم و تکریم ہیں۔ اسی لئے اولیاء کرام اور مشائخ عظام کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیتے ہیں۔

ولی اللہ کعبہ سے افضل ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک روز کعبہ سے گذرے اسے مخاطب ہو کر فرمایا:

ترجمہ:۔ اے کعبہ بے شک تو اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت عظمت والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں مومن کامل تجھ سے زیادہ عظمت اور قدر و منزلت رکھتا ہے۔ (تفسیر روح البیان پارہ ۲۲ صفحہ ۲۴۴)

یہی وجہ ہے کہ انسان کامل (ولی اللہ) کعبہ سے افضل ہے اور ایسے ہی اس کا ہاتھ حجر اسود سے افضل ہے۔ (تفسیر روح البیان پارہ ۲۶ صفحہ ۲۴۶)

صوفی ڈاکٹر عبدالغفار علی شاہ صاحب کی دیگر تصانیف

۱۔ ایصالِ ثواب

۲۔ قوالی کی اہمیت و افادیت

۳۔ طریقۂ عرفانِ الٰہی

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے یہ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

۴۔ حقیقت سماع

قوالی کے موضوع پر ایک جامع مدلل کتاب ہے جسکی افادیت اور اہمیت کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ حقائقِ تصوف

اس موضوع پر کثیر تعداد میں کتابیں موجود ہیں لیکن اس موضوع پر یہ کتاب منفرد ہے

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ یعقوبیہ

D-3/76 ملیر ٹنکی، کراچی

★ (مہتاب پرنٹنگ پریس نزد لال مسجد [illegible] کراچی. فون 409704) ★